



کلاس: 12th

مضمون: اردو (حصہ نظم)

نظم 10: قطعات

انور مسعود (1935ء)

اشعار کی تشریح

❖ شعر 1:

- جو چوٹ بھی لگی ہے وہ پہلی سے بڑھ کے تھی
- ہر ضرب کر بناک پہ میں تلملا اُٹھا
- پانی کا، سوئی گیس کا، بجلی کا، فون کا
- بل اتنے مل گئے ہیں کہ میں بلبلا اُٹھا

مشکل الفاظ کے معنی:

چوٹ: صدمہ، تکلیف، یا نقصان جو جسم یا دل پر اثر کرے۔

بناک: حساس جگہ یا اثر پذیر مقام۔

تلملا اُٹھا: جھنجھلا کر یا پریشانی کے اثر سے حرکت کرنا، بے چین ہونا۔

بل: ماہانہ واجبات، اخراجات یا قرضہ جات جو ادا کرنا ضروری ہوں۔

بلبلا اُٹھا: ذہنی دباؤ یا غصے کے باعث شدید بے چینی میں آنا، پریشانی سے ابھرنا۔

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ زندگی میں جو تکلیف یا چوٹ اسے لگی، وہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ شدید اور تکلیف دہ تھی۔ ہر مشکل نے اسے ہلا دیا اور اس کی حساسیت کو بڑھا دیا۔ ساتھ ہی روزمرہ کی زندگی کے مالی بوجھ بھی اسے تنگ کر رہے ہیں۔ پانی، گیس، بجلی اور فون کے بل اتنے بڑھ گئے ہیں کہ وہ اپنے غصے اور پریشانی کو روک نہیں پا رہا، یعنی بلوں کی بڑھتی ہوئی فہرست نے اس پر دباؤ ڈال دیا اور وہ بالآخر "بلبلا اٹھا"۔

تشریح:

یہ شعر جدید دور کے معاشرتی اور مالی مسائل کو بڑے طنزیہ اور مزاحیہ انداز میں بیان کرتا ہے۔ شاعر نے سب سے پہلے اپنی ذاتی تکالیف اور صدمات کو بیان کیا، جس میں کہا گیا کہ زندگی کے ہر صدمے نے اسے پہلے کی نسبت زیادہ متاثر کیا۔ لفظ "چوٹ" اور "بناک" استعمال کر کے شاعر نے یہ دکھایا کہ یہ تکلیف جسمانی یا ذہنی ہو سکتی ہے اور اس کا اثر گہرا ہے۔

بعد کے مصرعوں میں شاعر نے روزمرہ کی زندگی کے چھوٹے بڑے مسائل، خاص طور پر مالی ذمہ داریوں کو ذکر کیا۔ پانی، سوئی گیس، بجلی اور فون کے بل عام انسان کی زندگی میں معمول کی چیزیں ہیں، لیکن جب ان کی مقدار اور قیمت بڑھ جاتی ہے تو یہ بھی ایک طرح کا صدمہ بن جاتے ہیں۔ شاعر نے اس دباؤ کو لفظ "بلبلا اٹھا" کے ذریعے مزاحیہ انداز میں بیان کیا، جو قاری کے لئے خوشگوار اور حقیقت پسندانہ احساس پیدا کرتا ہے۔

مزید براں، یہ شعر زندگی کی حقیقت، مالی دباؤ، اور ذہنی کشمکش کو ہلکے پھلکے انداز میں بیان کرتا ہے تاکہ قاری خود کو اس کی کیفیت میں محسوس کرے۔ شاعر نے عام روزمرہ کے مسائل کو صدمہ کے ساتھ جوڑ کر دکھایا، جو نہ صرف مزاحیہ ہے بلکہ ایک گہری حقیقت بھی پیش کرتا ہے کہ کس طرح معاشرتی اور مالی مسائل انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

❖ شعر 2:

- تمہاری بھینس کیسے ہے کہ جب لاٹھی ہماری ہے
- اب اس لاٹھی کی زد میں جو بھی آئے سو ہمارا ہے
- مذمت کاریوں سے ہمارا کیا بگاڑو گے
- تمہارے ووٹ کیا ہوتے ہیں جب ویٹو ہمارا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

بھینس: عام چیز یا کسی کی ملکیت

لاٹھی: طاقت، اختیار

زد: مار یا اثر

مذمت کاری: تنقید کرنا

ویٹو: فیصلہ سازی یا حتمی اختیار

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ چاہے کوئی چیز تمہاری بھی ہو، مگر جب طاقت اور اختیار ہمارے پاس ہے تو سب کچھ ہمارے قابو میں آ جاتا ہے۔ جس پر طاقت کا اثر ہو، وہ سب کچھ ہمارے کنٹرول میں ہے۔ لوگوں کی تنقید یا مذمت کا ہمیں کوئی اثر نہیں پڑتا، اور عام لوگوں کے ووٹ یا رائے کا بھی وزن تب نہیں جب فیصلہ کرنے کا حتمی اختیار ہمارے پاس ہو۔

تشریح:

یہ شعر طاقت اور اختیار کے تسلط کو مزاح اور طنز کے انداز میں بیان کرتا ہے۔ شاعر نے روزمرہ کی چیزیں، جیسے بھینس اور لاٹھی، مثال کے طور پر استعمال کی ہیں تاکہ قاری آسانی سے مطلب سمجھ سکے۔ لاٹھی کی زد سے مراد یہ ہے کہ جس پر اختیار کا اثر ہو، وہ مکمل طور پر قابو میں آجاتا ہے۔ مذمت اور تنقید کی بے اثر ہونے کی بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طاقتور شخص پر لوگوں کی رائے یا اعتراض کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آخری مصرعے میں ووٹ اور ویٹو کا ذکر کر کے سیاسی یا سماجی طاقت کی حقیقت واضح کی گئی ہے کہ حتمی فیصلہ ہمیشہ طاقتور کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ یہ شعر عملی زندگی میں طاقت کے اثرات اور اس کے مظاہر کو طنز و مزاح کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

❖ شعر 3:

- اجڑا سا وہ نگر کہ ہڑتا ہے جس کا نام
- اس قریہ شکستہ و شہر خراب سے
- عبرت کی اک چھٹانک برآمد نہ ہو سکی
- کلچر نکل پڑا ہے منوں کے حساب سے

مشکل الفاظ کے معنی:

نگر: شہر، بستی

ہڑتا ہے جس کا نام: جس کی شہرت ہے یا جس کا ذکر ہوتا ہے

قریہ شکستہ: ٹوٹا ہوا گاؤں

شہر خراب: تباہ حال شہر

عبرت کی چھٹانک: معمولی سی نصیحت یا سبق آموز بات

کلچر: روایات، اقدار یا اخلاقی رویے

منوں کے حساب سے: اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ یہ شہر یا بستی اجڑ چکی ہے، اور اس کی شہرت یا نام صرف دکھاوے کے لیے رہ گیا ہے۔ ٹوٹے ہوئے گاؤں اور تباہ حال شہر سے کوئی سبق یا عبرت حاصل نہیں ہو سکی۔ یہاں کے لوگ اپنے روایتی کلچر یا اقدار کو بالکل نظر انداز کر کے صرف اپنی خواہشات کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے ایک اجڑے ہوئے شہر یا بستی کی حالت بیان کی ہے، جہاں نہ صرف عمارتیں اور ماحول خراب ہو چکے ہیں بلکہ اخلاقی اور ثقافتی اقدار بھی ضائع ہو گئی ہیں۔ شاعر اس بات پر افسوس کرتا ہے کہ اس تباہی سے کوئی سبق یا عبرت حاصل نہیں کی جا سکی، یعنی لوگ اپنی غلطیوں سے سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ "کلچر نکل پڑا ہے منوں کے حساب سے" کے مصرعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ لوگ اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کام کر رہے ہیں، نہ کہ معاشرتی یا اخلاقی اصولوں کے مطابق۔

یہ شعر سماجی اور اخلاقی زوال، اور ثقافت کے نقصان کی طرف توجہ دلاتا ہے، اور انسانیت کی لاپرواہی کو تنقیدی انداز میں اجاگر کرتا ہے۔

❖ شعر 4:

- کلرکوں سے آگے بھی افسر ہیں کتنے
- جو با انتہا صاحب غور بھی ہے

- ابھی چند میزوں سے گزری ہے فائل
- مقامات آہ و فغاں اور بھی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

کلرک: دفتر میں کام کرنے والا عام ملازم

افسر: اعلیٰ عہدے پر فائز شخص، مالک اختیار

با انتہا صاحب غور: بہت زیادہ غور و فکر کرنے والا، محتاط یا سخت افسر

فائل: دفتر یا حکومتی کاغذات

مقامات آہ و فغاں: ایسی جگہیں جہاں شکایت، افسوس یا احتجاج ہوتا ہے

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ دفتر میں کلرک کے بعد بھی کئی افسر موجود ہیں جو بہت محتاط اور سخت نظر رکھنے والے ہیں۔ فائل ابھی چند میزوں سے گزری ہے، یعنی ابھی اس نے مکمل راستہ طے نہیں کیا، اور اس کے بعد بھی ایسے مقامات ہیں جہاں کئی لوگ اپنی شکایت اور آہ و فغاں کے ساتھ فائل کے پاس جائیں گے۔

تشریح:

یہ شعر دفتر یا حکومتی نظام میں بیوروکریسی کے پیچیدہ ماحول کو طنزیہ انداز میں بیان کرتا ہے۔ شاعر نے دکھایا ہے کہ صرف کلرک یا نچلے ملازم ہی نہیں، بلکہ اعلیٰ افسران بھی فائلوں اور کام کی جانچ پڑتال میں سخت ہیں اور ہر قدم پر غور کرتے ہیں۔ فائل کے چند میزوں سے گزرنے کا ذکر یہ بتاتا ہے کہ کام مکمل ہونے سے پہلے ہی کئی مراحل اور کاغذی رکاوٹیں موجود ہیں۔ مقامات آہ و فغاں کے ذریعے شاعر نے دکھایا کہ لوگ اپنی شکایت اور احتجاج کے ساتھ ہر افسر کے پاس جائیں گے، اور یہ سلسلہ دفتر کی رکاوٹوں اور پیچیدگیوں کو مزید واضح کرتا ہے۔

یہ شعر بیوروکریسی، افسر شاہی، اور دفتر کے پیچیدہ نظام پر طنز اور حقیقت پسندی کے ساتھ روشنی ڈالتا ہے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.